گزشتہ سالوں کی نمازروزوں کا فدیہ دینا ہو تو کس سال کی قیمت کا اعتبار ہوگا؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Fsd-9273

تاریخ اجراء: 23شعبان المعظم1446ھ /22فروری2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مرحوم کے روزوں کا فدیہ ادا کرنا ہے، تو جس سال میں روزے قضا ہوئے تھے، اُس سال کے صدقۂ فطر کی قیمت کا اعتبار ہوگا یا ابھی جب ہم ادا کریں گے، اِس سال کے صدقۂ فطر کی قیمت کا اعتبار ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قوانینِ شرعیہ کی روشنی میں زکوٰۃ، صدقۂ فطر اور کفارات، وغیرہا کی ادائیگی میں ان کے واجب ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہوتا ہے، جس دن ادا کرتے ہیں، اُس دن کی قیمت کا اعتبار نہیں، مثال کے طور پر پانچ سال پہلے ایک صدقۂ فطر کی مقدار گندم کے لحاظ سے 100 روپے تھی اور اُس وقت صدقۂ فطر واجب ہونے کے باوجود ادا نہیں کیا، اب ادا کرنا چاہتے ہیں اور اب ایک صدقۂ فطر کی مقدار، اُس سے دوگنی ہو چکی ہے، تو پانچ سال پہلے جو ریٹ تھا، یعنی 100 روپے کے حساب سے ہی صدقۂ فطر ادا کرنا لازم ہوگا۔

اس تفصیل کے بعد صورتِ مذکورہ بالا کا متعین جواب یہ ہے کہ مرحوم کے جس سال کے روزے قضا ہوئے تھے، اُسی سال کے صدقۂ فطر کی قیمت کا اعتبار ہوگا، اب ادا کرتے وقت موجودہ سال کے صدقۂ فطر کی قیمت کے اعتبار سے ادا کرنا لازم و ضروری نہیں، لہٰذا جس جس سال کے روزے قضا ہوئے تھے، ان سالوں کے صدقۂ فطر کی قیمت نکال کر کسی مستند صحیح العقیدہ سنی مفتی صاحب سے تصدیق لے کر اس کے مطابق فدیے ادا کر دیئے جائیں۔

چنانچہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: ”(وجاز دفع القیمة في زكاة وعشر وخراج وفطرة ونذر وكفارة غير الاعتاق) وتعتبر القيمة يوم الوجوب“ یعنی: زکوٰۃ، عشر، صدقۂ فطر، منت کی ادائیگی اور غلام آزاد کرنے

والے کفارہ کے علاوہ ہر طرح کے کفارے میں قیمت ادا کرنا، جائز ہے اور قیمت ادا کرنے میں مذکورہ چیزیں لازم ہونے کے دن کی قیمت کا اعتبار ہوگا۔(الدر مختار مع رد المحتار، کتاب الزکوٰۃ، باب زکوٰۃ الغنم، جلد3، صفحہ250، مطبوعہ کوئٹہ)

روزوں کے فدیے سے متعلق کیے گئے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ / 1921ء) لکھتے ہیں: "قیمت میں نرخ بازار آج کا معتبر نہ ہوگا جس دن ادا کر رہے ہیں، بلکہ روزِ وجوب کا، مثلاً اُس دن نیم صاع گندم کی قیمت دو آنے تھی، آج ایک آنہ ہے، تو ایک آنہ کافی نہ ہوگا، دو آنے دینا لازم اور (اگر اُس وقت) ایک آنہ تھی، اب دو آنے ہوگئی، تو دو آنے ضرور نہیں، ایک آنہ کافی۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد10، صفحہ531، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net